

مولانا
محمد منشاء کاشف
فیصل آباد

عمل مدام ----- ذکر دوام

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم ○ قال الله تعالى في القرآن المجید - یا ایہا الذین آمنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا و سبحوه بکرة واصیلا ○ (الاحزاب ۴۱ - ۴۲)

ترجمہ :- اے ایمان والو (دلی و زبان سے) اللہ کو خوب یاد کرو اور (خاص کر) صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو۔
دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے:

واذکر ربک فی نفسک تضرعا و خیفۃ (الاعراف ۲۰۵)
ترجمہ :- اپنے رب کا ذکر کرو جی میں (یعنی دل سے) گڑگڑا کر اور خوف کی کیفیت کے ساتھ۔

بعض آیات میں اللہ کو بھولنے اور یاد سے غافل ہونے سے شدت کے ساتھ منع فرمایا گیا ہے یہ بھی ذکر اللہ کی تاکید ہی کا ایک عنوان ہے۔ مثلاً ارشاد ہے:-

ولا تکن من الغافلین - (اعراف ۲۰۵)

ترجمہ :- اور نہ ہو تم غفلت والوں میں سے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:-
ولا تکنوا کالذین نسوا الله فانساهم انفسهم - (الحشر ۱۹)

ترجمہ :- اور تم ان میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا پھر (اپنی یادداشت میں) اللہ نے ان کو انکے نفس بھلا دیئے (اور خدا فراموشی کے نتیجے میں وہ خود فراموش ہو گئے) بعض آیات میں فرمایا گیا ہے کہ فلاح اور کامیابی اللہ کے ذکر کی کثرت کے ساتھ وابستہ ہے۔ ارشاد ہے:

واذکروا الله کثیر لعلکم تفلحون - (سورة الجمعة ۱۰)

ترجمہ :- اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو پھر تم فلاح و کامیابی کی امید کر سکتے ہو۔ بعض آیات میں حق تعالیٰ کی طرف سے اہل ذکر کی تعریف کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ذکر کے صلہ میں ان کے ساتھ رحمت و مغفرت کا خاص معاملہ کیا جائے گا اور ان کو اجر عظیم سے نوازا جائے گا۔ چنانچہ سورہ احزاب میں ایمان والے بندوں اور بندوں کے چند دوسرے ایمانی اوصاف بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا گیا ہے۔

وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا۔
ترجمہ :- اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے اس کے بندے اور اس کی بندیاں اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں اور بندوں کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ خاص بخشش اور عظیم ثواب۔ اسی طرح بعض آیات میں لکھی دی گئی ہے کہ جو لوگ دنیا کی ہماروں اور لذتوں میں منہمک اور مست ہو کر اللہ کی یاد سے غافل ہو جائیں گے وہ ناکام اور نامراد رہیں گے۔ مثلاً سورہ منافقون میں ارشاد فرمایا گیا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○

ترجمہ :- اے ایمان والو! تمہاری دولت اور تمہاری اولاد تم کو اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے اور جو لوگ اس غفلت میں مبتلا ہوں گے وہ بڑے گھائے اور نقصان میں رہیں گے۔

دانش مند اور صاحب بصیرت بندے وہی ہیں جو ذکر اللہ سے غافل نہیں ہوتے جس کا لازمی مفہوم یہ ہے کہ جو ذکر اللہ سے غافل ہوں وہ عقل و بصیرت سے محروم ہیں۔ سورہ آل عمران کے آخری رکوع میں ارشاد فرمایا گیا۔

إِن فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولَى الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ

ترجمہ :- یقیناً زمین و آسمان کی تخلیق میں اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں کھلی نشانیاں ہیں ان ارباب دانش کے لئے جو کھڑے بیٹھے اور لیٹنے کی حالت میں بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں (اور اس سے غافل نہیں ہوتے) اور مناسک حج کے بارے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

انما جعل الطواف بالبيت و السعی بین الصفا و المروة و رمی الجمار لاقامة ذکر الله

ترجمہ :- بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی اور جمرات کی رمی یہ سب چیزیں ذکر اللہ ہی کے لئے مقرر ہوئی ہیں۔ اور جہاد کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے :

يا ايها الذين آمنوا اذا لقيتم فئة فاثبتوا و اذكرو الله لعلكم تفلحون۔
ترجمہ :- اے ایمان والو! جب تمہاری ٹڈبھیڑ کسی دشمن فوج سے ہو تو ثابت قدم رہو (اور قدم جما کر جنگ کرو) اور اللہ کا ذکر کرو امید ہے کہ تم فلاح یاب ہو گے۔ (انفال ۲۵)

اور ایک حدیث قدسی میں ہے :

ان عبدی کل عبدی الذی یدکرنی و هو ملاق قرنہ

ترجمہ :- میرا بندہ مکمل بندہ وہ ہے جو اپنے حریف مقابل سے جنگ کے وقت بھی مجھے یاد کرتا ہے۔

اور نماز کے بارے میں فرمایا :

اقم الصلوة لذكری۔ (طہ ۱۳) :

ترجمہ :- میری یاد کے لئے میری نماز قائم کرو۔

قرآن و حدیث کے ان نصوص سے ظاہر ہے کہ نماز سے لے کر جہاد تک تمام اعمال صالحہ کی روح اور جان ذکر اللہ ہے اور یہی ذکر اور دل و زبان سے اللہ کی وہ پروانہ ولایت ہے کہ جس کو عطا ہو گیا وہ واصل ہو گیا اور جس کو عطا

نہیں ہوا وہ دور اور مجبور رہا یہ ذکر اللہ والوں کے قلوب کی غذا اور ذریعہ حیات ہے اگر وہ ان کو نہ ملے تو جسم ان کے قلوب کے لئے قیور بن جائیں اور ذکر ہی سے دلوں کی آبادی ہے اگر دلوں دنیا اس سے خالی ہو جائے تو بالکل ویرانہ ہو کر رہ جائے اور ذکر ہی ان کا وہ ہتھیار ہے جس سے وہ روحانیت کے رہزनों سے جنگ کرتے ہیں اور یہی ان کے لئے ٹھنڈا پانی ہے جس سے وہ اپنے باطن کی آگ بجھاتے ہیں اور وہی ان کی بیماری کی وہ دوا ہے کہ اگر ان کو نہ ملے تو ان کے دل گرنے لگیں اور وہی وسیلہ ربط ہے ان کے اور ان کے علام الغیوب رب کے درمیان۔۔۔۔۔ کیا خوب کہا گیا ہے۔

اذا مرضنا تلوینا بذكر کم
فننروک الذکر احیانا فتنکس

جب ہم بیمار پڑ جاتے ہیں تو تمہاری یاد سے اپنا علاج کرتے ہیں اور جب کسی وقت یاد سے غافل ہو جائیں تو مرنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح بیٹا آنکھوں کی روشنی اور بیٹائی سے منور کیا ہے اسی طرح ذکر کرنے والی زبانوں کو ذکر سے مزین فرمایا ہے۔ اسی طرح اللہ کی یاد سے غافل زبان اس آنکھ کی طرح ہے جو بیٹائی سے محروم ہے اور اس کان کی طرح ہے جو شنوائی کی صلاحیت کھو چکا ہے اور اس ہاتھ کی طرح ہے جو مفلوج ہو کر بیکار ہو گیا ہے۔

ذکر اللہ ہی وہ راستہ اور دروازہ ہے جو حق جل جلالہ اور اس کے بندے کے درمیان کھلا ہوا ہے اور اس سے بندہ اس کی بارگاہ عالی تک پہنچ سکتا ہے اور جب بندہ اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو یہ دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ کیا خوب کہا ہے کہنے والے نے۔

فنسیان الذکر اللہ موت قلوبہم
و اجسامہم قیل القبور قبور

ترجمہ :- اللہ کی یاد سے غافل ہو جانا اور فراموش کر دینا ان کے قلوب کی موت

ہے اور ان کے جسم زمین والی قبروں سے پہلے ان کے مردہ دلوں کی قبریں ہیں۔
 و لدحہم فی وحشۃ من جسامہم
 و لیس لہم حتی النشور نشور
 ترجمہ :- اور ان کی روحیں سخت وحشت میں ہیں ان کے جسموں سے اور ان
 کے لئے قیامت اور حشر سے پہلے زندگی نہیں۔
 (ملخص من کلام الشیخ ابن القیم فی مدارج السالکین)
 اور حدیث میں ہے :

و عن عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع
 الاسلام قد کثرت فاخبرنی بشیء اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من
 ذکر اللہ (رواہ ترمذی)

ترجمہ :- حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت
ﷺ سے عرض کی مجھ پر اسلام کے بہت سے احکام ہیں مجھے ایسا عمل بتائیے
 کہ جسے ہر حال میں یاد رکھوں۔ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا ایسا کرو کہ تمہاری
 زبان اللہ کے ذکر سے تر ہی رہے۔

سیدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ عبد اللہ نام اور صفوان کنیت ہے۔ آپ
 انصار میں مازنی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضور ﷺ جب مکہ ہجرت فرما
 کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کا پورا گھرانہ آپ کے والدین اور بن بھائی
 مشرف بہ اسلام ہوئے۔ جریر بن عثمان اور حسان بن نوح نے آپ سے روایات
 بیان کیں ہیں۔ آپ نے ۸۸ھ میں بمقام خمس میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ
 راجعون (الریاض المستطابہ)

لغت :- اتشبث اتشبث بالشیء اتغلق بہ (مختار الصحاح الامام الرازی)

یعنی شبت کے معنی کسی چیز کے ساتھ چمٹ جانا اور لو لگانا ہے۔

رطبا :- قال الطبی رطوبة اللسان عبارة عن سهولة جريانه كما ان يسه

عبارة عن صله، ثم ان جريان اللسان عبارة عن مدلومة الذكر، فهو من اسلوب قوله تعالى ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔

(حاشیہ ریاض الصالحین)

حضرت طہیؒ فرماتے ہیں ”زبان کی تری سے مراد اس کا جاری و ساری رہنا اور جیسا کہ زبان کی خشکی کے معنی اس کا بند ہو جانا اور رک جانا ہے پھر زبان کا جاری رہنا دوام ذکر سے عبادت ہے۔ گویا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ذکر میں بیٹگی اور دوام ظاہر کرتا ہے جیسا کہ اللہ سبحان و تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر تم مسلمان ہو۔ یعنی ہر وقت اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری اختیار کئے رکھو اور اسی حال میں موت آجائے۔

تشریح :- اللہ کی یاد روح کی غذا ہے۔ جس طرح جسم کو غذا نہ ملے تو وہ نحیف ہو جاتا ہے، کمزور ہو جاتا ہے یہاں تک کہ جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح روح کو خدا کا میسر نہ ہو تو وہ بھی مردہ ہو جاتی ہے، افسردہ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ انسان حقیقی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اس حقیقت کو لسان نبوت ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

مثل الذی یدکر ربہ والذی لا یدکر مثل الحی والمیت

(بخاری و مسلم)

ترجمہ :- اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اس شخص کی سی ہے جس میں زندگی کے آثار نمایاں ہیں اور اس شخص کی مثال جو یاد الہی سے غافل ہے ایسی ہے جیسے کہ کوئی میت

جیسا کہ قرآن حکیم میں سورہ منافقون میں پہلے ذکر کیا ہے اسی حقیقت کو اجاگر کیا ہے۔ مومن کے قلب کی ٹھنڈک، دل کا اطمینان روح کی بالیدگی اور زندگی کی نمود ذکر اللہ ہی میں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :

الذین آمنوا و تطمنن قلوبہم بذكر الله لا بذكر الله تطمنن القلوب۔

(الرعد)

ترجمہ :- وہ لوگ جو ایمان لائے اور چین پاتے ہیں ان کے دل اللہ کی یاد سے ' یاد رکھو اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو چین نصیب ہوتا ہے۔ جسے اللہ کی رحمت کی جستجو ہے اسے لازم ہے کہ رب تعالیٰ کے ذکر و شکر سے اپنی زبان کو تر رکھے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے :-

فاذکرونی اذکرکم واشکرولی ولا تکفرون۔ (البقرہ)

ترجمہ :- سو تم یاد رکھو مجھ کو میں یاد رکھوں گا تم کو اور احسان مانو میرا اور ناشکری مت کرو۔

اس آیت کی روشنی میں اس حدیث پر غور کرو۔

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ تعالیٰ يقول انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحركت بی شفتاه۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں جب اس کے دونوں ہونٹ ہلنے لگتے ہیں تو اس وقت میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ کو یاد کرنا اور بندہ کا رب تعالیٰ کی معیت میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت و نگرانی میں لے لیتا ہے اور برائی و نافرمانی سے بچا کر صراطِ مستقیم پر اسے گامزن رکھتا ہے۔ اللہ اکبر! انسان کے لئے یہ کتنی بڑی سعادت ہے اللہ کے نیک بندے اپنے مولیٰ آقا کی اس رحمت و سعادت سے کبھی محروم نہیں رہتے وہ ہر وقت اور ہر آن رب کائنات کے ذکر سے رطب اللسان رہتے ہیں، سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، یہاں تک کہ اپنی معیشت کھاتے ہوئے بھی وہ یاد الہی سے غافل نہیں۔ آسمان و زمین کی پیدائش پر غور و فکر میں کہتے ہیں :

ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانه ففنا عذاب النار۔

ترجمہ :- اے رب ہمارے یہ عبث نہیں بنایا تو سب عیبوں سے پاک ہے سو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ اس آیت مبارک کی جیتی جاگتی تفسیر تھی۔
عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیائہ (مسلم)
ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مہمک رہتے تھے۔

(مقام ذکر) کی چند احادیث ذکر کرتا ہوں اور اس طرح حدیث میں ہے۔
عن معاذ بن جبل قال ما عمل العبد عملاً انجی له من عذاب اللہ من ذکر اللہ (رواہ مالک والترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ :- حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے بندہ جو عمل کرتا ہے۔ (اس میں ذکر الہی سے بہتر اور عذاب الہی سے نجات دینے والا کوئی عمل نہیں ہے۔
عن عبد اللہ بن عمر عن النبی ﷺ انه کان یقول لكل شیء صقاله وصقاله القلوب ذکر اللہ وما من شیء... الخ
ترجمہ :- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ہر چیز کی صفائی ہے اور دل کی صفائی خدا کا ذکر ہے۔

دوسرے اعمال کے مقابلے میں ذکر اللہ کی فضیلت

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبکم بخیر اعمالکم وازکھا عند ملیکمکم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من اتفاق الذہب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقهم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی قال ذکر اللہ

(رواہ مالک و احمد والترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ :- حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا نہ

آگاہ کروں میں تم کو تمہارے ان اعمال سے جو بہترین اعمال ہیں اور بہت پاکیزہ اعمال ہیں تمہارے بادشاہ کے خیال میں اور بہت بلند اعمال ہیں تمہارے درجات میں اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہیں اور بہتر ہیں تمہارے لئے اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے (یعنی لڑائی میں اور مارو تم ان کی گردنوں کو اور ماریں وہ تمہاری گردنوں کو 'صحابہ' نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ' آپ نے فرمایا وہ خدا کا ذکر ہے۔

عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قالوا وما رياض الجنة قال حلق الذكر۔ (رواہ الترمذی)
ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت تم بہشت کے باغوں سے گزرو تو میوہ خوری کرو، صحابہ نے پوچھا جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ذکر الہی کے حلقے
بہترین مال ذکر، شاکر دل اور مومن پیوی ہے

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”والذین یکنزون الذهب والفضة“ (یعنی وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں) ہم اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ پس بعض اصحاب نے یہ کہا کہ یہ آیت صرف سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کاش ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے (یعنی سونے اور چاندی کے سوا جن کا حکم اس آیت سے معلوم ہو گیا ہے) تو ہم اسی کو جمع کریں۔ آنحضرتؐ نے یہ سنا تو فرمایا:
فقال افضلہ لسان ذاکر و قلب شاکر و زوجہ مومنة تعینہ علی

ایمانہ

ترجمہ :- بہترین مال خدا کا ذکر کرنے والی زبان ہے اور خدا کا شکر کرنے والا دل ہے اور وہ مومن پیوی ہے جو شوہر کے دین و ایمان کی مددگار ہے۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

مسلم شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے زیادہ پھرنے اور گشت لگانے والی ڈھونڈتی رہتی ہے یہ جماعت ذکر الہی کی مجلسوں کو پس جب یہ فرشتے کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں خدا کا ذکر ہوتا ہے تو بیٹھ جاتے ہیں یہ فرشتے بھی اس مجلس میں اور گھیر لیتے ہیں بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں سے۔ یہاں تک وہ بھرتی جاتی ساری فضا جو آسمان اور مجلس کے درمیان ہے فرشتوں سے پھر جب منتشر ہو جاتی ہے ذکر الہی کرنے والوں کی یہ مجلس، تو چڑھ جاتے ہیں یہ فرشتے آسمان پر اور پہنچتے ہیں (ساتویں) آسمان تک پس پوچھتا ہے ان سے خداوند تعالیٰ حالانکہ خدا ان سے بہتر جانتا ہے ذکر کرنے والوں کے حال سے واقف ہوتا ہے۔ تم کہاں سے آرہے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو زمین میں ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری عظمت کا ذکر کرتے ہیں تیرا کلمہ پڑھتے ہیں اور یاد کرتے ہیں تجھ کو تیری بزرگی کے ساتھ اور تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار نہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا پھر فرشتے کہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں وہ تجھ سے، اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے میرے ذریعے پناہ مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں وہ تیری آگ سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے میری دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے اگر وہ میری دوزخ کی آگ کو دیکھ لیتے تو ان کا حال کیا ہوتا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور میں نے ان کو بخشش سے نوازا اور وہ چیز بھی دی جو انہوں نے مانگی (یعنی جنت) اور اس چیز سے پناہ دی جس سے انہوں نے پناہ مانگی (یعنی دوزخ سے) فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار! ان میں فلاں بندہ بھی تھا جو بڑا گنہگار ہے وہ کیس جا رہا تھا کہ راستہ میں ان لوگوں